یوم پنجشنبہ

جلد ۲۹ | ۲۶ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲۶ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۴۲

حفاظت اسلام اور جماعت احمدیہ

مسلمانوں کے ادبار اور نکبت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان میں سے وہ لوگ جو "مفکر" اور "اہل الرائے" کہلاتے ہیں۔ وہ کسی اہم سے اہم معاملہ کے متعلق بھی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کا اہلیت نہیں رکھتے۔ اُن میں اس نہایت ضروری صفت کا فقدان یہاں تک پہنچ چکا ہے۔ کہ ایک وقت جس امر کے متعلق وہ نوحہ کناں نظر آتے ہیں۔ دوسرے وقت اسی کو ہنسی اور تمسخر میں اڑا دینا دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال اخبار "احسان" نے پیش کی ہے۔ چند ہی روز ہوئے۔ اس نے اپنے کالموں میں "اسلام کی حفاظت" کے عنوان سے جہاں یہ قرار دیا کہ "مسلمانوں رواداری کا قرار اجراء ہے"۔ وہاں مسلمانوں کو اسلام کی حفاظت کا ان الفاظ میں ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہ "اسلام کی حفاظت کا فرض مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ آئین اسلام کا احترام اور قانون اسلام کی پائیداری مسلمانوں کا کام ہے"۔ یہ رونا رویا کہ

"دُنیا میں مصیبتیں بھی آتی ہیں۔ آفتیں بھی ٹوٹتی ہیں۔ لیکن کیا کوئی قوم اس طرح اپنے حواس کھو بیٹھتی ہے۔ اور اس حد تک دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے لگتی ہے۔ کہ اس کے ملی اور مذہبی مفاد کی حفاظت بھی دوسرے ہی کریں تو کریں!!"

اس پر ہم نے لکھا تھا اور نہایت ہمدردانہ انداز سے لکھا تھا۔ کہ:-

"اسلام کا حقیقی محافظ خدا تعالیٰ ہی ہے اور وہی اس کی حفاظت کے حقیقی سامان پیدا کر سکتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اتنی صاف اور واضح بات مسلمانوں کے ذہن میں کیوں نہیں آتی۔ اور وہ کیوں اسلام کی حفاظت کے اس سامان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں کیا اور جس کا پتہ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں"!!

اس پر چاہئے تو یہ تھا۔ کہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اس بات کا پتہ لگایا جاتا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کونسا سامان کیا ہے۔ اور دیکھا جاتا۔ کہ اس سے اسلام کی حفاظت ہو رہی ہے۔ یا نہیں۔ لیکن اس کی بجائے "احسان" نے اپنے استہزائی کالم میں پھکڑ پن کا مظاہرہ شروع کر دیا اور آخر میں لکھا ہے۔ کہ

"خدارا آپ کب تک کنوئیں کے مینڈک بنے رہیں گے۔ اسلام کی حفاظت جس کے متعلق "احسان" میں ذکر کیا گیا تھا۔ اس کو مدیر "الفضل" اسے سمجھنے تک کی کوشش نہیں کی۔ اجی چھوڑو اس سر درد کو۔ آپ ان بڑی باتوں کو نہیں سمجھ سکیں گے۔ اسلام کی حفاظت حضرت احمدی بھائی ہی کر دیں گے کیا لاحول ولا قوۃ"!!

"احسان" ہمیں کنوئیں کا مینڈک بتائے یا کچھ اور قرار دے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی حفاظت صرف احمدی بھائی ہی کر رہے ہیں۔ اور کوئی معقول انسان سنجیدگی کے ساتھ اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ کیا صرف جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت نہیں جس کے مبلغین نہ صرف ہندوستان کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ بلکہ دُنیا کے دُور دراز ممالک میں بھی اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں تمام دُنیا کے مسلمان جو خدمت اسلام سر انجام دے رہے ہیں وہ "احسان" پیش کر دے۔ کسی خدمت اسلام کا پیش کرنا تو الگ رہا "احسان" دیکھ ہی چکا ہے۔ کہ حفاظت اسلام کے متعلق اس نے جو رونا رویا تھا۔ اس کی طرف "الفضل" کے سوا کسی نے توجہ تک نہیں کی۔ "احسان" کے نزدیک یہ تو ان لوگوں کی حالت ہے جنہوں نے حفاظت اسلام کے متعلق اس کے بیان کو اچھی طرح سمجھا۔ لیکن "الفضل" نے اسے سمجھنے کی قطعاً کوشش نہیں کی۔ کیونکہ اس نے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ اسلام کا حفاظت کا سامان خدا تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں اسی کے پیدا کردہ سامان کی تلاش کرنی چاہئے۔

"احسان" کو "الفضل" کی یہ بات کیوں کڑوی لگی۔ اور اس نے کیوں متانت اور سنجیدگی کو چھوڑ کر مینڈک کی پھبتی کسی اس لئے کہ مذہب کی کوئی قدر و قیمت اس کی نگاہ میں نہیں ہے۔ اور اسے سلام ہی نہیں۔ کہ مذہب کی حفاظت کیا ہوتی ہے اور کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہ تنہا "احسان" ہی کی حالت نہیں۔ لکھنؤ کے روزنامہ "ہمدم" نے مسلمان مذہبی و سیاسی راہنماؤں کی حالت کا جو نقشہ حال میں کھینچا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"ہر لیڈر اپنے مطلب کا یار ہے مذہبی پیشوائی کے دعویدار جہاں کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور پولیٹیکل رہبری کے علمبردار نیم تعلیم یافتہ یا تعلیم یافتہ مسلمانوں کو . . . . . کسی کے دل میں نہ اخلاص ہے نہ قومی درد۔ نہ خدا کا خوف ہے"!!

جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان سے یہ امید کی توقع رکھنا کہ مذہب کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ کوئی معقول بات کر سکیں گے بالکل فضول ہے ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج پھر اسہال کی شکایت رہی۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ضعف اور انتڑیوں میں تکلیف بدستور ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو سلسلہ تبلیغ ایک ماہ کے لئے کشمیر اور گیانی عباد اللہ صاحب کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے دو ہفتہ کے لئے سالانہ ریاست پٹیالہ بھیجا گیا۔

صلِّ علیٰ

خود نامِ محمدؐ رکھوانا پھر خود ہی صلِّ علیٰ کہنا
کیوں صلِّ علیٰ مومن نہ کہیں جب حکم ہے خالق کا کہنا

میں اور تری توصیف و ثنائیں اور تیری نعت عالی
کیا عقل مری ادراک مرا کیا مری زبان مرا کہنا

تعلیم تری وُہ پُر حکمت مضمر جس میں راز فطرت
ہے فرض ہر اک مؤمن پر یہ اچھا سننا اچھا کہنا

ہر بات میں ہر انداز میں تیرے نورِ خدا کی چمکاریں
یہ حُسن ترا تیری صورت۔ یہ سیرت تیری کیا کہنا

ہے نام محمدؐ پروانہ دربار خداوندی کے لئے
بیکار نہ جائے گا گوھر یہ صلِّ علیٰ تیرا کہنا

(ذوالفقار علی خان گوھر)

اخبار احمدیہ

بنگال میں تبلیغ ۱۲ شہادت سے یکم ہجرت تک ایک ماہ میں ۲۶۶ پمفلٹ بانٹے۔ ۶۰۴ انسانوں کو پیغام پہونچایا۔ ۱۱۳ میل ریل پر ۳۵ میل پیدل ۷۸ میل موٹر پر۔ کل ۲۲۶ میل سفر کیا۔ قریشی محمد حنیف

درخواست دعا (۱) بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر نہر برادر شیخ عبد الکریم صاحب کندیاں بعارضہ وجع المفاصل بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جنازہ و دعائے نعم البدل خاکسار کا ایک لڑکا اور لڑکی فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس جگہ کوئی اور احمدی نہیں۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں اللہ تعالیٰ نعم البدل دے۔ خاکسار رکن الدین ہیڈ ماسٹر شھانیل

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادیان میں آکر کیا کرنا چاہیئے

"ہمیں بہت افسوس ہے کہ بعض لوگ کچے ہی آتے ہیں اور کچے ہی چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کا فرض ہے۔ کہ یہاں آکر چند روز رہیں۔ اور اپنے شبہات پیش کر کے پختگی حاصل کریں۔ تو پھر ان سے دوسرے مخالف اور عیسائی ایسے بھاگیں گے جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ کس طرح شیطان کے بہکانے میں آجاتے ہیں۔ مگر یہ سب ایمان کی کمزوری کا باعث ہوتا ہے۔ بھلا مومن کیا اور شیطان کا بہکانا کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو بہکتا ہے وہ خود شیطان ہے۔ ورنہ سوچ کر دیکھ جاوے کہ اب ہمارے مخالفوں کے ہاتھ میں کیا رہ گیا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جو کچھ رطب و یابس ان کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ایک ایک حرف پورا ہو۔ حالانکہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا۔ یہودیوں کی احادیث اس قدر نہیں کہ وہ نہ حضرت عیسےٰ پر حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اور نہ آنحضرت صلعم پر۔ اور اسی لئے بہتوں نے ٹھوکر کھائی۔ مگر بعض یہودی جو مسلمان ہوگئے۔ تو اس کی یہ وجہ تھی۔ کہ جس قدر حصہ ان احادیث کا پورا ہوگیا۔ انہوں نے اس کو سچا مان لیا۔ اور جو نہ پورا ہوا اس کو رطب و یابس جان کر چھوڑ دیا۔ یا ان کے اور معنی کر لئے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو پھر ان کو اسلام نصیب نہ ہوتا۔ اور پھر اس کے علاوہ انہوں نے آنحضرت صلعم کے انوار و برکات بھی دیکھے۔ ہر ایک قوم کے پاس کچھ سچی کچھ جھوٹی کچھ صحیح اور کچھ غلط روایات ہوتی ہیں۔ اگر انسان اسی بات پر اڑ جائے۔ کہ سب کی سب پوری ہوں۔ تو کس طرح سے کوئی شخص مان نہیں سکتا۔ حکم کے یہی معنی ہیں۔ کہ ان میں سے سچی اور جھوٹی کو الگ کر کے دکھا دیوے۔ ہر ایک جو بیعت کرتا ہے۔ اسے واجب ہے۔ کہ ہمارے دعوے کو خوب سمجھ لیوے۔ ورنہ اسے گناہ ہوگا"۔ (البدر ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۹۹)

امتحان "توضیح مرام"

اخبار "الفضل" میں متعدد بار اعلان ہوچکا ہے۔ کہ "توضیح مرام" کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ ماہ وفا (جولائی) کو ہوگا۔ امتحان قریب آرہا ہے۔ لیکن کئی ایک مستعد مجالس نے ابھی تک امیدواران کی فہرستیں نہیں بھیجیں اور بھیجنے والی مجالس نے بھی پوری دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔

مومن کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض تو احیاء اسلام ہے۔ خدام الاحمدیہ نے نئی دنیا اور نئے آسمان کو استوار کرنا ہے۔ اگر ابھی سے ان کے قدم ڈگمگا گئے تو اس عظیم الشان مقصد کو وہ کس طرح حاصل کرسکیں گے پس میں تمام مجالس کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ فوراً سنبھلیں اور زیادہ سے زیادہ بیداری اور اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے خود بھی امتحان میں شریک ہوں۔ اور دوسرے احباب میں بھی تحریک کرکے انہیں آمادہ کریں۔

وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے قائدین اس اعلان کو پڑھتے ہی فہرستوں کی تکمیل اور تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ اور جلد از جلد انہیں مرتب کر کے ارسال کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی اپنی ذمہ واری کو سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفلاح افغانات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں کا امتیازی مقام

مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس مضمون کا گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن انذاری پیشگوئیوں کے متعلق جو جنگ یورپ سے تعلق رکھتی ہیں ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ آپ نے ازالہ اوہام میں تو حضرت مسیح ناصری کی پیشگوئیوں کے متعلق لکھا تھا۔ کہ کیا یہ بھی پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پڑیں گے! مگر خود اسی قسم کی پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کا نشان قرار دے دیا۔ یہ اعتراض چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بھی پیش ہوا تھا۔ اور حضور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس کا جواب تحریر فرما چکے ہیں۔ اس لئے وہی پیش کیا جاتا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"ہر ایک چیز کی عظمت یا عدم عظمت اس کی مقدار اور کیفیت سے اور نیز اس کے حالات خاصہ یا معمولی حالات سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس ملک میں طاعون اور زلزلوں کی خبر دی تھی۔ وہ ملک ایسا ہے کہ اکثر اس میں طاعون کا دورہ رہتا ہے اور کشمیر کی طرح اس میں زلزلے بھی آتے رہتے ہیں۔ اور قحط بھی پڑتے ہیں۔ اور لڑائیوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے اور حضرت مسیح کی پیشگوئی میں نہ کسی خارق عادت زلزلہ کا ذکر ہے اور نہ کسی خارق عادت مری یعنی طاعون کا۔ اس صورت میں کوئی عقلمند ایسی پیشگوئیوں کو عظمت اور وقعت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر جس ملک کے لئے میں نے طاعون کی خبر دی۔ اور بعض نوشتوں سے اطلاع ہوئی ہے وہ اس ملک کی حالت کے لحاظ سے درحقیقت عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس ملک کی صدہا سال کی تاریخ دیکھی جائے۔ تب بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کبھی اس ملک میں طاعون پڑی ہے۔ چہ جائیکہ ایسی طاعون جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ طاعون کی نسبت میری پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ملک کا کوئی حصہ طاعون سے خالی نہیں رہے گا اور سخت تباہی آئے گی۔ اور وہ تباہی زمانہ دراز تک رہے گی۔ اب کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ جیسا کہ اب پیشگوئی کے مطابق یہ سخت تباہیاں طاعون سے ظہور میں آئیں پہلے اس ملک میں کبھی ظہور میں آیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ اور زلزلہ کی بھی میری طرف سے کوئی معمولی پیشگوئی نہیں تھی۔ بلکہ پیشگوئی میں یہ الفاظ تھے کہ ایک حصہ ملک کا اس سے تباہ ہو جائے گا جیسا کہ ظاہر ہے۔ کہ وہ تباہی جو اس زلزلہ سے کانگڑہ اور بھاگسو خاص جوالا مکھی پر آئی ہزارہا برس تک اس کی نظیر نہیں ملتی کہ کبھی زلزلہ سے ایسا نقصان ہوا۔ چنانچہ انگریز محققوں نے بھی یہی گواہی دی ہے۔ پس اس صورت میں ظاہر ہے یہ اعتراض کرنا محض جلد بازی ہے۔"

حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیوں میں جو انجیلوں میں پائی جاتی ہیں۔ صرف معمولی اور نرم لفظ ہیں۔ کسی شدید اور ہیبت ناک زلزلہ یا ہیبت ناک طاعون کا ان میں ذکر نہیں ہے۔ مگر میری پیشگوئیوں میں ان دونوں واقعات کی نسبت ایسے لفظ ہیں۔ جو ان کو خارق عادت قرار دیتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح ناصری کی پیشگوئیوں میں جو امتیازی امور بیان فرماتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

الف۔ حضرت مسیح ناصری نے جس ملک میں طاعون یا زلازل آنے کی خبر دی تھی۔ وہ ایسا تھا جس میں اکثر طاعون رہتی تھی۔ اور زلزلے بھی اس میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے تھے۔ پس ان کی پیشگوئیاں عام ملکی حالات کی وجہ سے زیادہ عظمت نہیں رکھتیں۔

ب۔ حضرت مسیح کی پیشگوئیوں میں کسی خارق عادت عذاب طاعون یا کسی خارق عادت عذاب زلزلہ کی خبر نہیں تھی۔ بلکہ معمولی طاعون یا معمولی زلازل کی خبر دی گئی تھی۔ اور چونکہ یہ دونوں بلائیں وہاں پہلے ہی موجود تھیں۔ اس لئے اس پیشگوئی کی امتیازی شان ظاہر نہیں ہو سکتی تھی۔

ج۔ آپ کی پیشگوئیوں کے الفاظ معمولی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد طبیعت پر یہ اثر نہیں پڑتا۔ کہ گویا یہ کوئی خاص عذاب نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان عذابوں کے متعلق جس قدر پیشگوئیاں فرمائیں۔ وہ اپنے اندر ہر لحاظ سے عظمت رکھتی ہیں۔ کیونکہ:

(۱) ہمارا ملک ایسا تھا جس میں صدہا سال سے طاعون کا کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔ اور عام لوگ اس مرض سے بالکل ناواقف تھے۔

(۲) پھر آپ نے جو پیشگوئیاں فرمائیں۔ وہ اپنے اندر "خارق عادت" پہلو رکھتی ہیں۔ چنانچہ طاعون کے متعلق تو یہ پیشگوئی تھی۔ کہ ملک کا کوئی حصہ اس سے خالی نہیں رہے گا۔ اور اس کی تباہی زمانہ دراز تک رہے گی اور زلازل کے متعلق جن میں لڑائیاں بھی شامل ہیں۔ آپ نے یہ خبر دی کہ وہ غیر معمولی ہوں گے۔ اور ان سے زمین الٹ جائے گی۔

(۳) پھر آپ کی پیشگوئیوں کے الفاظ بھی پُر ہیبت اور پُر جلال ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے جس سے پڑ جائیں گے اک دم میں پہاڑوں میں بھی غار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدے شادیاں کرتے تھے جو بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

اسی طرح فرماتے ہیں:

"دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے۔ جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی" (تذکرہ صفحہ ۶۹۵)

پھر کہا یہ الفاظ کچھ کم ہیبت ناک ہیں کہ:

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

ان پیشگوئیوں کے الفاظ پر غور کرو اور پھر موجودہ جنگ کے واقعات کو دیکھو۔ کس طرح ایک ایک بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوری ہوئی۔ اور کس طرح دنیا تباہ و برباد ہوتی جا رہی ہے۔ اس پیشگوئی کو تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے [illegible] دیا تھا۔ ڈاکٹر اقبال نے "اس سے بڑھ کر واضح الفاظ میں جنگ کی پیشگوئی کی ہوئی ہے"! لیکن دلیل دیتے وقت انہوں نے اقبال کا صرف یہ شعر نقل کر دیا کہ:

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیش جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام وائے تمنائے خام

اور دعویٰ یہ ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں سے زیادہ واضح الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ حالانکہ کسی عقلمند کے سامنے اس شعر کو رکھ دیا جائے۔ تو وہ یہی کہے گا کہ اس میں کوئی پیشگوئی نہیں۔ محض اپنے خیال کا اظہار ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی عقل کی نارسائی کا یہ عالم ہے کہ وہ اس شعر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مقابلہ میں پیش کر رہے ہیں۔ اور دعویٰ ہے کہ اس میں "جنگ یورپ کی واضح الفاظ میں پیشگوئی موجود" ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

نہ معلوم جنگ کی پیشگوئی "فرنگ" کے لفظ میں پنہاں ہے یا "عیش جہاں" کے لفظ میں یا "وائے" اور "تمنائے خام" کے الفاظ میں۔ ہمیں تو کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اور نہ آج تک ڈاکٹر اقبال کے مداحوں میں کسی کے ذہن کا انتقال اس پیشگوئی کی طرف ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہی نگاہ دوربین ہے جو اس نکتہ تک پہونچی۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیاں اپنے اندر تمام ضروری اوصاف رکھتی ہیں اور وہ ہر پہلو سے آپ کی صداقت کا درخشندہ ثبوت ہیں۔ مگر حضرت مسیح ناصری کی انجیل والی پیشگوئیاں ان امتیازی پہلوؤں سے قطعی طور پر خالی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی بنا پر حضرت مسیح کو خدا قرار دینے والوں کو مورد الزام قرار دیا۔ اور نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نبوت

اور

نبوّت کی تعریف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوئے ماموریت کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

باوجودیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعوئے نبوت کے متعلق قسم کھا کر اظہار فرمایا ہے۔ لیکن غیر مبایعین اس قدر بدگمان واقع ہوئے ہیں۔ کہ انہیں حضور کی قسم پر بھی اعتبار نہیں آتا۔ اور وہ آپ کے ارشادات کے خلاف اس بات پر مُصر ہیں۔ کہ آپ کا دعوئے نبوت کا نہیں۔ بلکہ محض مجدد اور محدث ہونے کا تھا:

لغوی نبی

اس مرحلہ پر غیر مبایعین کو یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیسیوں مقامات پر اپنے دعویٰ کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے۔ سو اس کی تاویل غیر مبایعین کی طرف سے یہ کی جاتی ہے۔ کہ ایسے مقامات پر نبی کا لفظ لغوی معنی کی رو سے استعمال کیا گیا ہے۔ اسلامی اصطلاح کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ پیغام صلح مورخہ ۱۰ جون ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں "حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کے متعلق قادیانیوں کا اصرار بے جا" کے عنوان سے ایک مضمون درج ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ آپ کا یہ دعوئے لغوی نبی ہونے کی حیثیت سے تھا۔ یعنی اسلامی اصطلاح میں نبوت کی جو تعریف ہے۔ وہ آپ پر صادق نہیں آتی۔ چنانچہ مضمون نگار صاحب نے آپ کی طرف حکایۃً بیان کرتے ہوئے لکھا ہے "کہ ازروئے لغت مجھ پر نبی کا لفظ صادق آتا ہے۔ اور اس سے کبھی انکار نہیں کیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے نبی تھے

اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو غیر مبایعین کے خیال کے مطابق صرف لغوی نبی قرار دیا ہے۔ جسے غیر مبایعین مجدد اور محدث کا ہم معنی اور مترادف سمجھتے ہیں۔ یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوت کو ایسی نبوت قرار دیا ہے۔ جو مجددیت اور محدثیت سے بہت اعلےٰ اور ارفع مقام پر ہے۔ سو جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور تحریرات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو محض لغوی نبی نہیں سمجھتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی اصطلاح اسلامی اصطلاح، قرآن کریم کی اصطلاح۔ اور انبیاء کی اصطلاح میں نبوت کی جو تعریف بیان کی گئی ہے۔ آپ اپنی نبوت کو بھی اس کا کامل مصداق سمجھتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ویسا ہی نبی قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے غیر شارع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے۔ چنانچہ آپ نے مختلف مقامات پر نبی کی جو تعریف کی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:

خُدا کی اصطلاح

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات ومخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

انبیاء کی اصطلاح

"جب کہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت)

اسلام کی اصطلاح

"ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالےٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اصطلاح اسلام میں نبی اور رسول اور محدث کہتے ہیں اور وہ خدا کے پاک مکالمات ومخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور خوارق ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اکثر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۷)

قرآن کریم کی اصطلاح

"جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

عربی زبان کی اصطلاح

"عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔"

(اخبار عام ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔ کہ "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

اسی طرح ایک دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں۔ "نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰)

نبوت کی تعریف

ان حوالجات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ کہ خدا اور اسلام اور انبیاء اور قرآن مجید کی اصطلاح میں نبی کسے کہتے ہیں۔ اور نبوت کیا چیز ہے۔ اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ اور نبوت کی یہ شرط اللہ تعالےٰ نے مجھ میں رکھی ہے۔ اس لئے میں اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی بنایا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کیفیت وکمیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا اقتباسات پڑھنے کے بعد جن میں آپ نے نبوت کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ کیا کوئی شخص آپ کے دعوئے نبوت کے متعلق یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ کا دعوئے فقط لغوی نبوت کا تھا۔ آپ تو اپنی نبوت کو خدا اور اسلام اور قرآن مجید کی نبوت قرار دیتے ہیں۔ اور گزشتہ غیر شارع انبیاء اور اپنے آپ میں مطلق کوئی فرق نہیں کرتے۔ اندریں حالات آپ کو صرف لغوی نبی کا خطاب دینا اور محدثین اور مجددین کے زمرہ تک محدود رکھنا کیا یہ صریح طور پر ناانصافی نہیں ہے؟ آپ نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ کہ آپ خدا اور قرآن مجید اور اسلام کی اصطلاح کے مطابق نبی اور رسول ہیں۔ اور جو لوگ اس اصطلاح کو قبول نہیں کرتے۔ اور اسے رد کرتے ہیں۔ وہ نادان ہیں فتدبروا

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

"پیغام صلح" سے گزارش

اخبار "پیغام صلح" ۲۶ رمئی ۱۹۴۱ء "مسیح موعود نمبر" صفحہ ۳ پر وہ تعزیتی نوٹ درج کئے گئے ہیں۔ جو بعض اخبارات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر شائع کئے۔ ان میں ایک نوٹ اخبار "پالونیر" الہ آباد کا بھی ہے۔ اس میں کا آخری فقرہ جو پیغام میں درج ہوا ہے حسب ذیل ہے "بہرحال قادیان کا ایک ایسا انسان تھا۔ جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آیا کرتے۔"

میری سمجھ میں اس کا مطلب نہیں آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "بہرحال قادیان کا" "ایک ایسا انسان تھا" کے درمیان کوئی لفظ چھوٹا ہوا ہے۔

نوجوان ——— اور ——— قربانی

—— (۱) ——

ترقی اور کامیابی ہر قوم و ہر ملک کا نصب العین ہوتا ہے۔ پستی کی حالت سے بلندی کی طرف جانا ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے۔ گو ہر ملک اور ہر قوم کی ترقی اور بلندی کا معیار الگ ہے۔ یہ حاصل کیسے ہو۔ ترقی اور بلندی قربانی کا نتیجہ ہوتی ہے اور قربانیوں کے لمبے سلسلہ کی محتاج عالم خواب میں ایک گدا۔ اور فقیر انسان اپنے آپ کو تاج شاہی پہنے دیکھ سکتا ہے۔ کمزور انسان اپنے آپ کو طاقتور اور مضبوط خیال کر سکتا ہے۔ لیکن اس مادی عالم میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ حصول ترقی کے لئے آنکھیں بند کر لینا کافی ہو۔ یہاں جدوجہد کی ضرورت ہے اور تاریخ اس بیان کی صداقت پر شاہد ہے۔ واقعاتِ زمانہ اس حقیقت کی حقانیت واضح کرتے ہیں۔ کوئی ایک مثال بھی اس کے خلاف نہیں مل سکتی۔ روحانی اور مذہبی جماعتوں کے لئے بھی دینی اور دنیوی ترقی کی خاطر جدوجہد کرنی ضروری ہوتی ہے۔ ان کے لئے خدا تعالے اپنے فضل سے خاص اسباب تو پیدا کرتا ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ بغیر قربانی اور جدوجہد کے وہ بام ترقی پر پہونچ سکیں۔

—— (۲) ——

جماعت احمدیہ ایک روحانی سلسلہ ہے۔ اس کے افراد میں بھی ترقی کا جوش کامیابی کی خواہش۔ اور بلندی کا ولولہ خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے ربانی نصرت کے منتظر ہیں۔ خدا تعالے ان کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالتا ہے اور ان کے اعلے نتائج مترتب فرماتا ہے۔ یہ بات انہیں اپنی جدوجہد کو اور زیادہ کرنے۔ اور اپنی قربانیوں میں اضافہ کرنے کی تحریک کرتی ہے۔ اور منزل مقصود تک لے جانا چاہتی ہے

—— (۳) ——

حالات زمانہ نہایت سرعت کے ساتھ بدل رہے ہیں۔ انسانی فہم سے بعید اور انسانی اندازہ سے بالا واقعات ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ یہ سب انقلابات اس نئی زمین اور نئے آسمان کی تعمیر کا پیش خیمہ ہیں۔ جس کی اطلاع خدائے برتر و تعالے نے اپنے برگزیدہ رسول نبی آخر الزمان حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی اہل دنیا کو دی۔ آج تک ہمارے سامنے وہ کچھ ہوا۔ جسے دنیا ناممکن الوقوع قرار دیتی تھی۔ آئندہ بھی اسی طرح ہوگا۔ جس طرح خدا تعالے سے علم پا کر خدا کے برگزیدہ نے بتایا۔

—— (۴) ——

ہر قوم اپنے اعمال سے ہی دربارِ خداوندی میں عزت پاتی ہے۔ بغیر کام کئے کسی کے لئے عزت و درجہ نہیں۔ عزت محض نام سے نہیں بلکہ کام سے حاصل ہوتی ہے۔ محض احمدی کہلا کر ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ بیشک خدا تعالے کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں۔ لیکن یہ اس لئے نہیں۔ کہ ہم اس کو آڑ بنا کر عملی جدوجہد سے بے نیاز ہو جائیں ہمارے سامنے امثال سابقہ موجود ہیں خدائی قانون موجود ہے۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم پس ہم بھی اپنے عمل سے ہی ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنی قربانیوں سے ہی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

—— (۵) ——

پنجاب یونیورسٹی کا بی۔ اے کا نتیجہ نکل آیا ہے مخلص احمدی نوجوانوں کے سامنے میدان عمل موجود ہے۔ خلیفہ ربانی کی تحریک وقف زندگی جاری ہے۔ جب ہم نے خدا کے سلسلہ کی صداقت کو دیکھا۔ جانا پہنچانا۔ اور پرکھا۔ جبکہ ہم نے خدا کے وعدوں کو پورے ہوتے دیکھا۔ تو ہم خدا پر کیوں بھروسہ نہ رکھیں۔ اور اپنی جوانی اس کے دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ کیونکہ کامیابی کے لئے عمل کی ضرورت ہے۔ جوانی ایک فانی شے ہے۔ اس کو دوام نہیں۔ دائمی چیز خدائی سلسلہ ہے۔ ہم اپنی جوانی کو اس سلسلہ پر قربان کر کے اپنی جوانی کو دائمی بنا سکتے ہیں۔ کیا آسان راہ اور کیسا سستا سودا ہے پس خدا کے خلیفہ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے وقف زندگی کے مطالبہ کو پورا کیجئے۔ بیشک یہ ایک بڑی قربانی ہے۔ لیکن بڑی کامیابی کے لئے قربانی بھی بڑی ہی چاہیئے۔ اور اگر ہم اپنی زندگی کے چند سال۔ اور اپنے اموال کا ایک حصہ خرچ کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنا لیتے ہیں۔ کہ ہم وقف زندگی کی شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو خدا تعالے اپنے سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر ایسا کرنے کی توفیق دے گا۔ آپ کی بی۔ اے کی کامیابی آپ سے ایک خراج چاہتی ہے۔ اور وہ خراج دین کے لئے زندگی وقف کرنا ہے۔ پس آیئے اور تحریک جدید کے ماتحت خدمت سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کیجئے۔ بیشک خدا کو ہماری ضرورت نہیں۔ لیکن ہمیں خدا کی ضرورت ہے۔ وہ انسانی قربانی جسے ابراہیم اول کی شریعت نے بند کر دیا تھا۔ آج ابراہیم ثانی نے اسے نئے رنگ میں جاری کیا ہے۔ زندگی وقف کیجئے کہ دین و دنیا کی مسرت حاصل ہوگی اطمینان قلب اور سکینت روح حاصل ہوگی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی کہ جسے یہ حاصل ہو جائے۔ اسکے سامنے دنیا جہان کی تمام لذتیں ہیچ ہیں۔ اور جو اس سے محروم ہو وہ وسیع حکومت کا شاہنشاہ ہوتے ہوئے بھی محروم ہے

خاکسار۔ ناصر احمد۔ واقف تحریک

انعامی مضامین کے لئے اعلان

حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مضامین کے دو ادبی مقابلے منعقد کئے جائیں ایک اردو میں۔ دوسرا پنجابی میں۔ ان میں سے ہر ایک مقابلہ کے لئے دو سو پچاس روپیہ کے ایک انعام۔ اور پچاس روپیہ کے ایک چھوٹے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

بڑے انعامات میں پنجاب کے تمام باشندے حصہ لے سکتے ہیں۔ ان میں طلباء بھی شامل ہیں۔ لیکن چھوٹے انعامات صوبہ میں منظور شدہ کالجوں یا سکولوں کے طلباء کے لئے مخصوص ہیں۔ ایک ہی شخص دونوں انعام بھی حاصل کر سکتا ہے۔ مقابلہ جواب مضامین کی صورت میں ہوگا۔ جو مندرجہ ذیل دو موضوعات میں سے کسی ایک پر لکھے جائیں گے۔

(۱) ہندوستان جنگ میں کیوں حصہ لے رہا ہے۔

(۲) ہندوستان کی جنگی مساعی میں بہترین طریق پر کس طرح مدد دی جا سکتی ہے۔

دو سو پچاس روپیہ کا انعام آسان اردو میں بہترین جواب مضمون لکھنے والے کو دیا جائے گا۔ اور اسی مالیت کا ایک اور انعام آسان پنجابی میں (گورمکھی یا اردو رسم الخط میں) بہترین جواب مضمون لکھنے والے کو دیا جائے گا۔ اسی طرح دو چھوٹے انعام طلباء میں سے اول رہنے والوں کو دیئے جائیں گے۔

جواب مضمون چار ہزار لفظوں سے زیادہ کے نہیں ہونے چاہئیں۔ اور ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور کے دفتر میں یکم اگست ۱۹۴۱ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہوشیار پور میں آموں کی نمائش

۱۸ اور ۱۹ جولائی ۱۹۴۱ء کو پھلوں کی ایک عظیم الشان نمائش ڈسٹرکٹ بورڈ ہال ہوشیار پور میں منعقد ہوگی۔ جالندھر۔ انبالہ اور لاہور سول ڈویژنوں میں واقع باغات کے مالکوں کو چاہیئے کہ آم کی مختلف اقسام کے نمونے الگ الگ ٹوکری میں ایگریکلچرل اسسٹنٹ ہوشیار پور کے پاس ۱۷ جولائی ۱۹۴۱ء کی شام تک بھیج دیں۔ ہر نمونے میں پندرہ آم ہونے ضروری ہیں۔ عوام کے لئے یہ نمائش ۱۸ جولائی کو ۶ بجے سے لیکر ۱۱ بجے صبح تک اور چار بجے شام سے ساڑھے سات بجے شام تک اور ۱۹ جولائی کو ۶ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک کھلی رہے گی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داروں کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ سابقہ عہدیداران نئے عہدہ داروں کو چارج وغیرہ دیدیں۔ نیز ان کے فرائض سے بھی آگاہ کردیں۔

ناظر اعلےٰ

کیرنگ

- پریذیڈنٹ: مولوی سید صمصام علی صاحب
- جنرل سیکرٹری: منشی آفتاب الدین خانصاحب
- سکرٹری مال: مولوی شیخ ظاہر الدین صاحب بی۔اے۔بی ٹی
- جائنٹ سکرٹری مال: منشی بشیر خاں صاحب
- محصل: منشی داؤد خاں صاحب طلائی
- سکرٹری تبلیغ: حکیم شیخ جعفر صاحب
- 〃 تعلیم و تربیت: منشی فیاض الدین خانصاحب پوسٹماسٹر
- 〃 امور عامہ: منشی قباخاں صاحب
- جائنٹ سکرٹری امور عامہ: منشی سرو خاں صاحب
- سکرٹری تحریک جدید: منشی گلاب الدین خانصاحب

کھاری

- پریذیڈنٹ: چوہدری عبد الحمید صاحب
- سکرٹری: محمود عالم صاحب

میرٹھ

- پریذیڈنٹ: محمد تقی اللہ خانصاحب

چنیوٹ

- پریذیڈنٹ: مولا بخش صاحب
- امین: حاجی تاج محمود صاحب
- سکرٹری تبلیغ: میاں ولی محمد صاحب

امرتسر

- سکرٹری مال / 〃 وصایا: سید بہاول شاہ صاحب
- 〃 امور عامہ: میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر
- 〃 تعلیم و تربیت: خواجہ ظہور شاہ صاحب
- 〃 تبلیغ و نشرو اشاعت: چوہدری نذیر احمد صاحب

سونگڑہ

- سکرٹری وصایا: مولوی غلام محمد صاحب
- 〃 امور عامہ: مولوی عمر علی خاں صاحب
- نائب سکرٹری امور عامہ: مولوی ضمیر الدین خانصاحب
- سکرٹری تعلیم و تربیت: مولوی اختر الدین صاحب

فیروزپور شہر

- سکرٹری امور عامہ و خارجہ: حکیم عبد العزیز صاحب

کرورا (بنگال)

- پریذیڈنٹ: ڈاکٹر مجیر الدین صاحب
- سکرٹری تبلیغ / 〃 تعلیم و تربیت: میاں عبد الاظہر بھوئیا صاحب

چک ۳۳۲ ج۔ب (ضلع لائل پور)

- پریذیڈنٹ: چوہدری نواب الدین صاحب
- سکرٹری مال و وصایا: 〃 عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے۔ سیکنڈ ماسٹر
- محصل: چوہدری بیرم خاں صاحب
- امین: 〃 محمد اعظم صاحب
- سکرٹری تبلیغ: 〃 بیرم خاں صاحب
- 〃 تعلیم و تربیت: حکیم محمد حکیم صاحب
- امام الصلوٰۃ: چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے

مانسہ (پٹیالہ)

- پریذیڈنٹ: مرزا محمد علی بیگ صاحب
- جنرل سکرٹری: منصب داد صاحب

شورت (کشمیر)

- پریذیڈنٹ: عبد الغنی صاحب ڈار
- سکرٹری مال: عبد الاحد صاحب شیخ
- 〃 تعلیم و تربیت: مولوی شمس الدین صاحب
- 〃 امور عامہ: خواجہ غلام محمد صاحب لون
- 〃 ضیافت: محی الدین شاہ صاحب
- 〃 تبلیغ: خواجہ غلام محمد صاحب [illegible]
- 〃 نشر و اشاعت: محمد رمضان صاحب راتھر
- امین: عبد الوہاب صاحب راتھر
- محاسب: عبد الرزاق صاحب ڈار
- مؤذن: عبد الوہاب صاحب۔ عبد الغفار صاحب۔ غلام محمد گنائی

پراونشل انجمن احمدیہ سندھ

- سکرٹری تبلیغ: مولوی محمد نواز صاحب گکھڑ
- 〃 تعلیم و تربیت: ڈاکٹر احمد دین صاحب
- 〃 مال: چوہدری محمد اکرم صاحب
- 〃 امور عامہ و خارجہ: 〃 محمد سعید صاحب
- قاضی: مرزا اعظم بیگ صاحب
- سکرٹری تالیف و تصنیف: ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اخوند
- 〃 تحریک جدید: سید عباس علی شاہ صاحب

سندھ سیمنٹ ورکس (روہڑی)

- پریذیڈنٹ: محمد یوسف صاحب چیف کیمسٹ
- سکرٹری تعلیم و تربیت: مولوی نور الٰہی صاحب [illegible]
- 〃 تبلیغ: سید عبد الرشید صاحب
- 〃 مال: مشتاق عالم صاحب

پکیواں (ضلع گورداسپور)

- پریذیڈنٹ: چوہدری دین محمد صاحب

- سکرٹری: منشی محمد عنایت اللہ صاحب
- امام الصلوٰۃ: میاں شہاب الدین صاحب صحابی

کیمل پور

- سکرٹری امور عامہ و خارجہ / امین: میاں جان محمد صاحب سب انسپکٹر
- سکرٹری تعلیم و تربیت: پیر فیض احمد صاحب ہیڈ کلرک
- 〃 مال / 〃 وصایا / محاسب: بابو محمد عالم صاحب
- سکرٹری تحریک جدید: شیخ محمد ظفر صاحب
- 〃 تبلیغ: بابو عبد المالک صاحب

صریح دگوڑہ

- پریذیڈنٹ: منشی علی بخش صاحب
- سکرٹری مال و محصل
- 〃 تبلیغ / 〃 نشر و اشاعت: منشی محمد عبد اللہ صاحب

باڑی پورہ (کشمیر)

- پریذیڈنٹ: راجہ ولی محمد خانصاحب
- سکرٹری مال / 〃 تحریک جدید: راجہ غلام محمد خانصاحب
- 〃 امور عامہ: فضل الرحمٰن خانصاحب
- 〃 امور خارجہ: خواجہ غلام رسول صاحب
- 〃 دعوۃ و تبلیغ و نشر و اشاعت: غلام محمد صاحب میر
- 〃 تعلیم و تربیت: احمد دین صاحب میر
- 〃 ضیافت: راجہ محمد عبد اللہ خانصاحب
- امام الصلوٰۃ: راجہ عبد الرحمٰن خانصاحب
- محصلین: غلام رسول شاہ صاحب۔ غلام محمد صاحب میر۔ عبد اللہ خاں پٹھان۔ منشی محمد امیر اللہ صاحب

کلیان پور (لائل پور)

- پریذیڈنٹ: چوہدری فتح محمد صاحب
- سکرٹری مال: 〃 محمد علی صاحب
- 〃 تعلیم و تربیت / محاسب: 〃 مشتاق احمد صاحب
- امین: محمد شریف صاحب

گھارا (ضلع گورداسپور)

- پریذیڈنٹ: منشی امیر محمد صاحب
- سکرٹری مال: ماسٹر چراغ محمد صاحب
- 〃 امور عامہ: شیخ ولی محمد صاحب
- 〃 تعلیم و تربیت: مولوی محمد شریف صاحب

کنہ پورہ

- پریذیڈنٹ: مختار عبد اللہ صاحب لون

- سکرٹری مال: ماسٹر محمد یوسف صاحب
- 〃 تبلیغ: ولی محمد صاحب ڈار
- 〃 امور عامہ: 〃 〃 〃
- 〃 ضیافت: عزیز ڈار صاحب
- 〃 تعلیم و تربیت: خالق ڈار صاحب ولد محمد ڈار صاحب
- 〃 نشر و اشاعت: خالق ڈار صاحب ولد خضر ڈار صاحب
- امین: عبد السبحان صاحب ڈار
- محصل: عبد الاحد صاحب بڈر
- 〃: خضر محمد صاحب چک
- 〃: عزیز بٹ صاحب

تاروا (بنگال)

- پریذیڈنٹ: مولوی احمد علی صاحب
- سکرٹری: سید عطاء الرحمٰن صاحب
- امین: میاں عبد الرزاق صاحب

سورائیل (بنگال)

- پریذیڈنٹ: منشی میر عبد الرزاق صاحب
- سکرٹری: منشی میر عبد الستار صاحب

شال گانون (بنگال)

- پریذیڈنٹ: منشی عبد الجبار صاحب
- سکرٹری: ماسٹر عبد العزیز صاحب

سکھر

- پریذیڈنٹ: صوفی محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر
- وائس پریذیڈنٹ و جنرل سکرٹری: سید افتخار حسین صاحب
- سکرٹری تبلیغ / 〃 تعلیم و تربیت: محمد انور صاحب
- 〃 مال: قریشی عبد الرحمٰن صاحب

چک ۲۷ الف (سندھ)

- سکرٹری مال: صوفی غلام محمد صاحب
- 〃 نشر و اشاعت: میاں مہر الدین صاحب

شملہ

- سکرٹری امور عامہ و خارجہ: چوہدری غلام احمد صاحب
- 〃 مال تحریک جدید / محاسب: مرزا محمد حسین صاحب
- آڈیٹر: سید مسعود احمد صاحب بخاری
- سکرٹری دعوۃ و تبلیغ: خان فضل محمد خان صاحب
- 〃 تعلیم و تربیت / 〃 اصلاح مابین: چوہدری عبد اللہ خان صاحب
- 〃 تالیف و تصنیف: عبد السلام صاحب اختر
- 〃 عام تحریک جدید: خلیفہ علیم الدین صاحب
- سکرٹری وصایا: لطیف احمد صاحب طاہر
- 〃 لوکل فنڈ: محمد اسماعیل صاحب بقاپوری

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے جنکا چندہ ۱۰ جون ۱۹۴۱ء سے ۲ جولائی ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے تھے۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ از راہ کرم ۸ جولائی ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرمانے کیلئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا کہ وصول فرمائیں بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔پی جائے۔ تو واپس کردیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہیئے۔

خاکسار مینجر "الفضل"

۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱ - حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۹۶ - ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۱۴ - محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی خانصاحب
۲۹۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۴۷۰ - چوہدری مولا بخش صاحب
۴۸۲ - ملک عبدالعزیز صاحب
۴۷۹ - مولوی عبدالحی صاحب
۸۴۴ - " سراج الحق صاحب
۱۶۱۹ - " محمد الیاس الدین صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
۲۰۴۵ - ایم عظیم الدین صاحب
۲۲۰۵ - چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۸۴ - ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۳۷۶ - محمد عبدالرشید صاحب
۲۴۴۰ - شیخ عبدالحمید صاحب
۲۵۳۵ - خلیل احمد صاحب
۲۵۴۶ - سید صادق علی صاحب
۳۲۴۷ - میاں روشن الدین صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم صاحب
۳۸۴۴ - شیخ رفیع الدین صاحب
۳۹۴۸ - ایم فخر الدین صاحب
۴۱۲۰ - بابو غلام حسین صاحب
۴۱۹۳ - ڈاکٹر مطلوب خانصاحب

۴۳۳۱ - سومبر خانصاحب
۴۷۹۱ - رسالدار میجر محمد یعقوب صاحب
۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
۵۳۱۶ - خلیل شاہ صاحب
۵۳۵۳ - ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۷۹۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۷۱ - چوہدری [illegible] احمد صاحب
۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۹۴ - مولوی نور محمد صاحب
۵۸۴۹ - چوہدری علی بخش صاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۴۷۲ - اے۔ جی ناصر صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۶۸۸۱ - ننھے خان صاحب
۶۹۰۳ - ایس۔ اے علیم صاحب
۶۹۴۰ - میاں سلطان علی صاحب
۷۱۵۴ - خلیفہ عبدالرحیم صاحب
۷۱۶۰ - ایم مصاحب خانصاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب
۷۳۲۹ - آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب
۷۳۷۴ - چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۶۱ - بابو عبدالغنی صاحب
۷۵۲۷ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۶۵۵ - سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۷۴۵ - ایم۔ ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۶۸ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰ - پیر عبدالعلی صاحب

۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹ - [illegible]
۸۶۴۷ - نادر بخش صاحب
۸۷۲۰ - بابو محمد منیر خانصاحب
۸۸۶۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۹۲ - ایم۔ اے جلیل حنفی
۹۱۲۲ - محمد حسین صاحب
۹۱۲۴ - بابو عنایت الہی صاحب
۹۱۷۱ - امین احمد صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
[illegible] - سید زمان شاہ صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۲۸۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۳۴۹ - غلام احمد صاحب
۹۳۵۱ - شکر الہی صاحب
۹۳۸۵ - غلام نادر صاحب
۹۴۵۵ - مرزا عبدالحق صاحب
۹۱۵۵ - فضل حق خانصاحب
۹۶۸۷ - ایم۔ ایچ احمدی
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب
۹۹۲۳ - مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۶۴ - آئی۔ اے۔ حکیم صاحب
۹۹۷۶ - ڈاکٹر عطر الدین صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شیر محمد صاحب

۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۱۰۷ - میاں ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۵ - چوہدری محمد اللہ خانصاحب
۱۰۱۳۰ - محمد رمضان احمد صاحب
۹۰۴۴ - چوہدری فتح خانصاحب
۹۵۶۹ - محمد حسین صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۵۲ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۸۱ - منور احمد صاحب
۱۰۲۹۴ - سید نور حسین شاہ صاحب
۱۱۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۹۹ - ایم۔ اے فردوس صاحب
۱۰۴۹۲ - لفٹیننٹ محمد شفیق صاحب
۱۰۵۸۴ - احمد مختار صاحب

۱۰۷۲۱ - حافظ سعادت علی صاحب
۱۰۷۷۴ - غلام حیدر صاحب
۱۰۷۹۶ - میر غلام رسول صاحب
۱۰۸۸۰ - رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری صاحب
۱۰۹۸۰ - عبدالمجید صاحب
۱۱۰۳۱ - ڈاکٹر ایس۔ [illegible] صوفی
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد خانصاحب
۱۱۱۲۸ - محمد [illegible] علی صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۱۹۴ - چوہدری محمد مصطفیٰ صاحب
۱۱۲۴۵ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۱۲۹۴ - ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۸۵ - عبدالحلیم صاحب

۱۱۳۹۸ - ایم۔ اے سلیم صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۵۱۱ - محمد علی خانصاحب
۱۱۵۷۹ - محمد [illegible] صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی نور [illegible]
۱۱۶۶۳ - محمد حفیظ صاحب
۱۱۶۹۴ - ڈاکٹر غلام قاسم صاحب
۱۱۷۵۳ - ڈاکٹر محمود صاحب
۱۱۷۵۰ - محمد حسین صاحب
۱۱۸۴۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۹۸ - میرزا [illegible] صاحب
۱۱۸۸۸ - ڈاکٹر اللہ بخش
۱۲۰۹۲ - محمد سلطان احمد صاحب

شعبہ اطفال کی کارگذاری کی رپورٹ

اکثر مجالس کی طرف سے ہفتہ وار و ماہانہ رپورٹوں میں شعبہ اطفال کے کام کی تفصیل نہیں دی جاتی۔ جس کی وجہ سے یہ اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کہ کام کس قدر ہوا۔ زعماء کرام و قائدین سے گذارش ہے۔ کہ ماہانہ و ہفتہ وار رپورٹوں میں شعبہ اطفال کے تحت مندرجہ ذیل امور کی وضاحت فرمایا کریں۔

(۱) اپنے مقررہ نصاب میں سے ۷ سے ۱۱ سال کے بچوں اور ۱۱ سے ۱۵ سال تک کے بچوں کو عرصہ زیر رپورٹ میں کیا کیا سکھایا گیا۔ نصاب کے ختم کردہ مخصوص حصہ کا ذکر ہونا چاہیئے

(۲) اس امر کی توضیح ہونی چاہئے۔ کہ کل کتنے بچے ہیں۔ اور ان میں سے کتنے نماز باجماعت کی ادائیگی میں باقاعدہ رہے ہیں سست بچوں کو باقاعدہ کرنے کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کئے گئے

(۳) عرصہ زیر رپورٹ میں اطفال کے کتنے جلسے ہوئے کن کن مضامین پر تقاریر کی گئیں [illegible]

(۴) انہوں اپنی [illegible] کی عادت اور [illegible] کا [illegible] اور اخلاق کا [illegible] پیدا کرنے کیلئے کیا کیا ذرائع استعمال کئے گئے بچوں کو کون کونسی کھیل کھلانے کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار مہتمم اطفال [illegible]

الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت [illegible] کر دی گئی ہے۔ ایسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴ جون۔ روس کی ماتحت ریاستوں یعنی لتھوانیا۔ اسٹونیا اور لٹویا نے آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور روس کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا ہے۔ فن لینڈ تو پہلے ہی بغاوت کر چکا ہے سلواکیہ نے بھی روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ بلغاریہ کی وزارت کا اجلاس بھی بلایا گیا ہے۔ اغلباً وہ بھی روس کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ کریگا۔ یوگوسلاویہ میں کروشیا کی حکومت کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہم جرمنی سے مل کر روس سے لڑیں گے۔ سپین کے جنرل فرانکو اور وزیر خارجہ نے جرمن سفیر مقیم میڈرڈ سے چار گھنٹہ ملاقات کی۔ اور اس کے بعد وزارت کا اجلاس ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سپین روس کے خلاف لڑنے کے لئے اپنے والنٹیر بھیجے گا۔ اغلباً ہنگری بھی روس کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔

سٹاک ہالم ۲۴ جون۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں مشرقی پرشیا سے گذر کر ۷۰ میل روس کے اندر داخل ہو چکی ہیں اور بحیرہ بالٹک کی بندرگاہوں کو ملک کے دوسرے حصہ سے کاٹ دینا چاہتی ہیں

لنڈن ۲۴ جون۔ ماسکو ریڈیو نے کہا ہے کہ اگر ماسکو کو کوئی خطرہ محسوس ہوا۔ تو صدر مقام کو فوراً تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے پہلے سے تمام انتظامات کئے جا چکے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ چونکہ اس شہر میں اکثر مقامات لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ انہیں گرایا جا رہا ہے تا آگ نہ لگ جائے۔ اس کا یہ بھی بیان ہے۔ کہ جرمنی نے سویڈن کی گورنمنٹ کو بھی الٹی میٹم دیدیا ہے اور اس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تمام مراعات اسے دے جو فن لینڈ نے دی ہیں۔ سویڈن کی حکومت اس پر غور کر رہی ہے

لنڈن ۲۴ جون۔ بی۔بی۔سی کا بیان ہے کہ ہٹلر خود محاذ جنگ پر پہونچ گیا ہے اور تمام فوجی انتظامات کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

ماسکو ۲۴ جون۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فضائی بیڑے کے چار دستوں نے غروب آفتاب کے معاً بعد برلین پر حملے شروع کئے۔ اور آتش بیز بموں کی بارش برسائی۔ نیز ڈائنامیٹ قسم کے بم بھی پھینکے۔ اور برلین میں تباہی بپا کر دی۔ القاہرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ برلن کی شاید ہی کوئی عمارت سلامت رہی ہو۔ جرمن اور روسی ہوا باز فضا میں برابر لڑ رہے ہیں۔ جرمن ہوا بازوں کی بھاری تعداد نے لینن گراڈ پر بھی حملہ کیا اور کافی نقصان پہونچایا۔ روسی ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے۔ کہ جرمنی کے ۸۷ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ آج یہاں بتایا گیا ہے کہ روس نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ برطانیہ اپنے فوجی اور اقتصادی مشن ماسکو بھیجے۔ دونوں حکومتوں میں بات چیت ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ آگے چل کر دونوں فوجی معاملات میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ سر سٹیفورڈ کرپس واپس ماسکو جا رہے ہیں۔ مسٹر چرچل نے روس و جرمنی کی جنگ کے متعلق جس پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی حکومتوں نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ خیال تھا۔ کہ جاپان آج اپنے رویہ کا اظہار کر دے گا۔ مگر اس نے ملتوی کر دیا ہے ایک جاپانی افسر نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ جاپان جلد اپنی خارجہ پالیسی کا اعلان کر دے گا۔ اس نے اس افواہ کی بھی تردید کی۔ کہ جاپان دونوں ملکوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش میں ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ سرکاری طور پر تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ترکی کی حکومت نے برطانیہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ اس کے ساتھ جو سمجھوتہ ہے۔ وہ اس پر پوری طرح عمل کرے گی۔

لنڈن ۲۴ جون۔ سوویٹ گورنمنٹ نے مان لیا ہے۔ کہ جرمنوں کو تھوڑی سی کامیابی ہوئی ہے۔ اور وارسا سے ۷۵ میل دور واقع ایک قصبہ پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ پولینڈ کی سرحد سے اس قصبہ کا فاصلہ زیادہ نہیں۔ مشرقی پرشیا سے ایک زبردست جرمن فوج نے حملہ کیا تھا۔ مگر اسے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ روسی توپوں نے تین سو ٹینک برباد کر دیئے ہیں۔ اور ۵۲ ہوائی جہاز۔ گویا دو روز کی لڑائی میں جرمنی کے ۱۲۰ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ پانچ ہزار جرمن افسر اور سپاہی قید کر لئے ہیں۔ برلین میں بیان کیا گیا ہے کہ ابھی دونوں ملکوں کی بڑی فوجوں میں تصادم نہیں ہوا۔ یہ لڑائی بڑے لمبے چوڑے رقبہ میں ہوگی۔ اور بہت زیادہ سپاہی اس میں حصہ لیں گے۔ برلین میں نازی برملا کہہ رہے ہیں۔ کہ روس پر حملہ دراصل برطانیہ پر حملے کا ایک حصہ ہے۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک کے ہر حصے سے تار آ رہے ہیں۔ کہ گستاخ دشمن پر ہم ضرور فتح پائیں گے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ گذشتہ رات رائل ایئر فورس کے جرمنی پر حملہ کی تیرھویں رات تھی۔ کولون۔ ڈسلڈورف اور کیل پر زناٹے کے حملے کئے گئے۔ فرانسیسی ساحل پر بھی آج دن کے وقت حملے ہوئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے مشرقی انگلیا اور جنوبی علاقہ میں کچھ بم برسائے۔ مگر نقصان معمولی ہوا۔

قاہرہ ۲۴ جون۔ طبروق سے کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ دونوں طرف سے توپوں نے گولے برسائے۔ جما پر قبضہ کے بعد ابے سینیا میں اب صرف چھ اطالوی دستے باقی ہیں۔ تین کے ساتھ بلجین فوجیں لڑ رہی ہیں۔ برطانی فوجوں نے اٹارو اور بڈیلا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقامات جما سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہیں

لنڈن ۲۴ جون۔ آج مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے ہاؤس آف کامنز میں بیان کیا۔ کہ گو برطانیہ اور روس کے سیاسی نظام ایک دوسرے سے الگ ہیں مگر ہم ان خطرات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جن کا اس وقت ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ جرمنی اور روس کی جنگ سے قبل بھی برطانیہ اور روس میں کوئی ساز باز ہو چکی تھی۔ البتہ ہمیں یہ علم ضرور تھا۔ کہ روس پر حملہ ہونے والا ہے۔ اور اس خطرہ سے روسی سفیر کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ اور اسی واسطے سر سٹیفورڈ کرپس کو ماسکو سے بلایا گیا تھا۔ تا صحیح حالات معلوم کئے جائیں مسٹر ایڈن نے کہا برطانیہ نے پولینڈ کو آزاد کرانے کا جو وعدہ کیا تھا وہ اس پر آج بھی قائم ہے۔ فن لینڈ کے سفیر نے برطانی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ فن گورنمنٹ صرف اپنی حفاظت کرے گی۔

لنڈن ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی گورنمنٹ نے برلن سے دریافت کیا ہے۔ کہ روس کے بارہ میں اس کے کیا ارادے ہیں۔ بالخصوص کاکیشس کے بارہ میں وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کے ساتھ جنگ پہلے سوچی ہوئی تجاویز کے مطابق ہو رہی ہے روسی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر حملے کئے۔ مگر بہت کم نقصان پہنچا سکے۔

انقرہ ۲۴ جون۔ بحیرہ اسود کا روسی بیڑا کل باسفورس کے آس پاس گشت کرتا دیکھا گیا۔ جرمنی کی تجویز یہ ہے کہ بائی آرتھوڈکس چرچ کے ذریعہ یوکرین کے کسانوں کو مذہب کے نام پر اکسا کر روس میں بغاوت کرائی جائے۔ یا ایک کٹھ پتلی زار کو کھڑا کر دیا جائے۔

میڈرڈ ۲۴ جون۔ امریکن سفیر نے جنرل فرانکو سے کہا ہے۔ کہ وہ ان سے جلد از جلد ملنا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جون۔ مسٹر چرچل نے اعلان کیا ہے کہ مشرق وسطی کے برطانی ہائی کمانڈ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ شام کو آزاد کرنے کے لئے جو تدابیر مناسب سمجھے اس پر عمل پیرا ہو۔